کریں۔

(ن - ص)

نصف صدی قبل کا سفرنامۂ حج : صاحبِ ترتیبِ نو (حالات زندگی و حواشی کے ساتھ):مولانا محمد برہان الدین سنبھلی علیہ الرحمۃ ۔ اصل سفرنامہ : الحاج مولانا قاری حکیم محمد حمیدالدین سنبھلی علیہ الرحمۃ۔ ناشر: دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ ۔ ۱۱۲ صفحات۔ قیمت درج نہیں۔

یہ کتاب قاری حکیم محمد حمید الدین سنبھلیؒ کے سفرنامۂ حج و زیارات حرمین پر مشتمل ہے۔ قاری صاحب کی پیدائش بہ مقام ڈیگ (ریاست بھرت پور) مورخہ ۴ جولائی ۱۸۹۳ کو ہوئی۔ حفظِ قرآن' عربی و فارسی پڑھنے کے بعد دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئے۔ ۱۹۱۸ میں سندِ فراغت حاصل کی۔ علمِ تجوید و قرات اور فنِ طب کا تکمیلی مطالعہ مراد آباد میں کیا۔ زیارتِ حرمین کے بعد علوم کی اشاعت کا کام کیا اور ۱۹۲۹ میں مدرسہ حمیدیہ تجوید القرآن قائم کیا۔ پھر لڑکیوں کے لیے بھی مدرسہ قائم کیا۔ ۱۵ مئی ۱۹۵۸ کو وفات پائی۔ اپنی تحریر میں اساتذہ و تلامذہ کا تذکرہ کیا ہے۔ ۲۱ شعبان ۱۳۵۳ھ کو مکہ مکرمہ میں پہنچے۔ پھر مدینہ شریف گئے' پھر مکہ آئے۔ اس دور میں وہاں کے جو احوالِ غریبی لکھے ہیں وہ پڑھ کر آج بھی قلق محسوس ہوتا ہے۔ شرفائے مدینہ کا یہ حال کہ کھانے پینے کو کچھ نہیں مگر سوال کسی سے نہیں کریں گے۔ ایسی لڑکیاں دیکھیں کہ اندر لباس محض دھجیوں پر مشتمل' لیکن اس پر برقع پورا سا تر۔ ترکی دور میں یہ عالم تھا کہ بچے کے پیدا ہوتے ہی اس کا وظیفہ لگ جاتا۔ مگر وہ دور گیا اور ترک سامراجیوں کی پیدا کردہ تفریق عرب و ترک کی وجہ سے سخت بددل ہوگئے۔ چند دلچسپ تفصیلی نوٹس وہاں کے احوال کے لکھے تھے' مگر انھیں چھوڑ کر میں ایک مرتب سفرنامہ کے تعارفی مضمون سے لکھنا کافی سمجھتا ہوں:

> اس کے مطالعہ سے قاری کو یہ اندازہ ضرور ہوجاتا ہے کہ یہ ایک ایسے حساس بلکہ گداز قلب' بیدار مغز ---- چشمِ بینا اور گوشِ شنوا رکھنے والے کے قلم سے ہے جس نے صرف روئیدادِ سفر ہی سنانے' اور کیمرہ کی مانند بس منظر کشی کرنے پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ سبق آموز واقعات سے' مشورہ طلب مواقع پر مفید مشورہ دینے' اور مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی سعادت پر آنسوؤں کے نذرانے پیش کرنے میں بھی کمی نہیں کی ہے۔ نیز ادب و انشاء پردازی میں شہرت نہ رکھنے کے باوجود "سادگی اور پُرکاری" کا ایک اچھا

اور پُر تاثر نمونہ۔

نیز ۵۰ سال پہلے کے ذرائع و وسائل خاص طور پر سامنے آتے ہیں اور آج سے تقابل کرکے فرق کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ ضمناً" یہ کہ حج کے مسائل بھی بیان کیے ہیں۔ صاحبِ سفرنامہ کے فرزند اصغر جناب قمر سنبھلی کی ایک نظم (مسافرانِ حرم سے) اور ایک نعت بھی شاملِ کتاب ہے۔ نعت کا ایک شعر۔

سخن بلالؓ کا ' حسانؓ کی زباں مل جائے[۱]
مرے نصیب کے ہو جائیں آئینے روشن

(ن - ص)

سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ کے فکری کام کا ایک جائزہ: از سیّد معروف شاہ شیرازی۔

صفحات ۴۰۔ قیمت ۹ روپے۔ ناشر: عارف شیرازی' ادارہ منشوراتِ اسلامی' منصورہ لاہور۔

یہ کوئی بڑی کتاب تو نہیں' مگر اپنے اختیار کردہ اہم موضوع پر بہت مفید سامان غور و مطالعہ مصنف نے جمع کردیا ہے۔ عالم اسلامی کے معاصرانہ ماحول اور سیاست برصغیر کی جھلک دکھاتے ہوئے مولینا مودودیؒ کے فکری کام کا جائزہ لیا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مولینا مودودیؒ کو کس چیز نے ایک سیاسی جماعت کا سربراہ بن کر رہ جانے کے بجائے' تحریک تجدید و احیائے دین کا قائد بنایا اور موصوف کے فکری خطوط پر کام کرنے کے لیے جماعتِ اسلامی وجود میں آئی۔

(ن - ص)

مدارسِ عربیہ اور اسلامی انقلاب: از سیّد معروف شاہ شیرازی۔ صفحات ۶۶' قیمت ۱۵ روپے۔ ناشر: سیّد عارف شیرازی' ادارۂ منشورات اسلامی بالمقابل منصورہ' ملتان روڈ لاہور۔

اس مقالے کا تعلق نہایت اہم موضوع سے ہے' یعنی پرانے نقشے پر کام کرنے والے مدارسِ عربیہ میں وہ کیا تبدیلیاں لائی جائیں کہ درسِ نظامی جدید ضروریات کو پورا کرسکے۔ مصنف نے رہنمائی مولینا مودودیؒ کی تعلیمی فکر سے لی ہے۔ اس راستے پر جو بھی کوشش کی جائے' اس پر غور کرنا چاہیے۔ راقم کا اپنا نظریہ مولینا مودودیؒ ہی کی فکر کی روشنی میں دو قدم اور آگے جاتا ہے۔ مگر بحث کا موقع نہیں۔ (ن - ص)

۱۔ سخن کا لفظ تو حسانؓ کے ساتھ آنا چاہیے' حضرت بلالؓ کے نام کے ساتھ یا تو "اذاں" آنا چاہیے یا "ندا" آنا چاہیے۔ (مشورہ)